

# ادبیات عنزل

جناب الام مظفر نگری

بھی سبب ہے کہ تنظیم باہمی نہ رہی  
 کہ طرزِ خلق و مردودت میں دلکشی نہ رہی  
 وہ ان کی پردوہ نشانی کی بات ہی نہ رہی  
 ہر آنکھ حشر میں کیا اُن کو دیکھتی نہ رہی  
 ہر ایک عنزلِ سستی سے میں گزر جاتا  
 ہے اُن کی یا دسمجی کتنی گریز پا شونخی  
 ابھی تھی میرے تصور میں اور ابھی نہ رہی  
 لگلوں میں تازگی تاروں میں دشمن نہ رہی  
 نماز میں نے ادا کی بہتر نفس واعظ  
 فرازو عرش سے ملتی ہے جہکو دادِ کلام  
 پیام کوہ کن وقتیں تو سُنا دیتا  
 مسکون زمانے میں ترقیتی پسری نہ رہی  
 مسکون زمانے کے دن دیکھئے کب آئیں گے  
 مری رہائی کے خزاں اور بہار بھی نہ رہی  
 جلا کے طور مرے دل کی جانب آئی تھی  
 مسکون وہ آگ نہ اندھر بھی لگی نہ رہی  
 چُن وعشق کا ملنا اور اس طرح ملنا  
 کہ درمیانِ من و تو بگاہ بھی نہ رہی  
 اغیض و غالبت و مومن کونا نہ تھا جس پر  
 الام وہ فن نہ رہا اور وہ شاعری نہ رہی